مستورات سے خطاب

(۱۹۴۲ء)

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مستورات سے خطاب

(تقریر فرمودہ ۲۶ دسمبر ۱۹۴۲ء)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں نے ابھی موٹر پر آتے ہوئے دیکھا ہے کہ تمام سڑکیں اور بازار مردوں سے بھرے ہوئے ہیں اور جلسہ گاہ قریباً خالی پڑا ہوا ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ اِس وقت تمہاری بھی یہی حالت ہے۔ قادیان کا جلسہ ایک مذہبی فریضہ ہے یہ دین سیکھنے کی جگہ ہے کھیل کُود کی جگہ نہیں میلہ نہیں کہ جس کی روٹیاں تم کھانے آتی ہو۔ ۳۶۵ دنوں میں سے ۳۶۲ دن تم اپنے کاموں کے لئے خرچ کر دیتی ہو صرف ۳ دن کے لئے تم قادیان میں آتی ہو وہ بھی اِدھر اُدھر پھر کر خرچ کر دیتی ہو اور سمجھتی ہو کہ تم نے خدا تعالیٰ کا حق پورا کر دیا درحقیقت میرے قلب کی حالت اِس وقت ایسی ہے کہ میرا دل اِس وقت کوئی تقریر کرنے کو نہیں چاہتا اور جو کچھ میں اِس وقت کہوں گا اپنے نفس پر جبر کر کے کہوں گا۔

دیکھو! منہ سے باتیں کرنا کسی کام نہیں آتا دنیا میں کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی خواہ وہ دینی ہو یا دُنیوی جب تک اُس کا عمل اُس کے قول کے مطابق نہ ہو صحابہؓ کام زیادہ کرتے تھے اور باتیں کم قرآن کریم میں آتا ہے کہ منافق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق زیادہ باتیں کیا کرتے تھے، منافق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آ کر کہا کرتے کہ ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ تُو اللہ کا رسول ہے، مؤمن تو بغیر قسمیں کھائے کہتے تھے مؤمنوں کے متعلق کہیں ذکر نہیں آتا کہ انہوں نے قسمیں کھائی ہوں لیکن منافقوں کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے کہ وہ قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ تُو اللہ کا رسول ہے حالانکہ وہ جھوٹے ہوتے تھے۔[1]

عورتوں کے لئے ایک بہت بڑے تغیر کی ضرورت ہے تمہاری حالت تو بالکل مُردوں کی

سی ہے نہ تمہارے دماغوں میں اتنی روشنی ہے کہ مفہوم کو عمدگی کے ساتھ سمجھ سکو، نہ تمہاری زبانوں میں اِتنی طاقت ہے کہ مَا فِیْ الضَّمِیْرکو ادا کرسکو۔کئی عورتیں آتی ہیں کہ جی ہم مصیبت زدہ ہیں ہماری بات سن لیجئے۔ وہ مجھے کئی ضروری کاموں سے روک لیتی ہیں۔ مرد ایسے دوسَو میں سے دس ہوتے ہیں مگر عورتیں سَو میں سے نوّے ہوتی ہیں۔مَیں سَو کام چھوڑ کر اُس کی بات سنتا ہوں کہ احمدی جماعت میں سے ہے، مصیبت زدہ ہے۔ ہمدردی کروں لیکن وہ میرا وقت ضائع کر دیتی ہے۔عورتیں بہت لمبی چوڑی باتیں شروع کر دیتی ہیں۔ مثلاً میں فلاں کے گھر اُس کے جنوبی دروازہ سے اُس کے صحن میں داخل ہوئی، اُس کا صحن بس یہی کوئی تین چار چار پائیوں کا ہوگا صحن سے گزر کر مَیں برآمدہ میں داخل ہوئی پھر میں اندر گئی یہ طریقِ گفتگو بتاتا ہے کہ کام ہے ہی نہیں۔ سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ تم اپنے لئے کام تجویز کرو۔ زمیندار عورتیں گھروں میں کام کرتی ہیں اُنہیں محنت کی عادت ہوتی ہے لیکن شہری عورتوں کو سِوائے باتوں کے اور کچھ آتا ہی نہیں۔ امراء کی عورتیں نوکروں کو گالیاں دیتی رہتی ہیں سارا دن جھک جھک کرنے میں گزر جاتا ہے وہ پانچ منٹ نوکر کو صرف اِس لئے جھاڑتی ہے کہ تُو نے پیالی کیوں صاف نہیں کی حالانکہ اگر وہ خود کرے تو ایک منٹ میں پیالی صاف ہوسکتی ہے۔بعض لوگ قطب مینار پر صرف دو منٹ کے لئے چڑھتے ہیں لیکن اُس پر اپنا نام لکھ جاتے ہیں کہ فلاں بن فلاں اِس جگہ فلاں دن آیا تھا وہ گوارا نہیں کرتے کہ صرف دو منٹ کے لئے بھی آکر یونہی واپس چلے جائیں بلکہ اپنی نشانی چھوڑ کر جاتے ہیں۔ منارۃ المسیحؑ ایک مقدس جگہ ہے بعض نادان اِس پر چڑھ کر اپنا نام لکھ جاتے ہیں۔تم خدا کی اِس دنیا میں پچاس ساٹھ سال رہ کر جاتی ہو لیکن اتنا بھی نشان چھوڑ کر نہیں جاتی ہو کیا تم کہہ سکتی ہو کہ تمہاری ماں، تمہاری دادی، تمہاری نانی وغیرہ تمہارے لئے کوئی نشان چھوڑ کر گئی ہیں؟ بائیبل میں آتا ہے کہ آدم تیرے گناہ کی یہ سزا ہے کہ تیری بیٹی تجھے نہیں بلکہ اپنے خاوند کو چاہے گی اور تیرا بیٹا تجھے نہیں بلکہ اپنی بیوی کو چاہے گا۔ ایک شخص آتا ہے کہتا ہے ابّا جان خط آیا ہے بچّہ بیمار ہے میں جاؤں؟ تو باپ اُس کے احساسات کو مدِّ نظر رکھ کر اجازت دیدیتا ہے کہ جاؤ حالانکہ اگر وہ احسان شناس ہوتا احساس رکھتا تو ماں کو نہ چھوڑتا، باپ کو نہ چھوڑتا بلکہ اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ دیتا وہ کہتا کہ سارے مر جائیں میں اپنے ماں باپ کو نہ چھوڑوں گا۔تو دنیا میں جن چیزوں کو تم نشان سمجھتی ہو وہ نشان نہیں بلکہ نشان مٹانے والے ہیں ایک ہی چیز ہے جو باقی رہنے والی ہے اور وہ ہے اَلْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ۔وہ کام جو خدا کے لئے کروگی باقی رہے گا۔ آج

ابو ہریرہؓ کی اولاد کہاں ہے، مکان کہاں ہیں؟ لیکن ہم جنہوں نے نہ اُن کی اولاد دیکھی، نہ مکان دیکھے، نہ جائداد دیکھی ہم جب اُن کا نام لیتے ہیں تو کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ چند دن ہوئے ایک عرب آیا اُس نے کہا کہ میں بلالؓ کی اولاد میں سے ہوں اُس نے معلوم نہیں سچ کہا یا جھوٹ مگر میرا دل اُس وقت چاہتا تھا کہ میں اس سے چمٹ جاؤں کہ یہ اُس شخص کی اولاد میں سے ہے جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اذان دی تھی۔ آج بلالؓ کی اولاد کہاں ہے، اسکے مکان کہاں ہیں، اس کی جائداد کہاں ہے؟ مگر وہ جو اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اذان دی تھی وہ اب تک باقی ہے اور باقی رہے گی۔ پس سب چیزیں فنا ہوجاتی ہیں لیکن انسان کا عمل فنا نہیں ہوتا اور تم اِس طرف توجّہ نہیں دیتی ہو۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر شخص کا پرندہ ہم نے اُس کی گردن پر باندھ رکھا ہے[۲] اور وہ پرندہ کیا ہے؟ اس کا عمل۔ اگر وہ نیک ہوگا تو اُس کا پرندہ بھی نیک ہوگا، اگر وہ بد ہوگا تو وہ بھی بد۔ پس عملی زندگی میں اصلاح کی کوشش کرو سینکڑوں ایسی ہوں گی جو دس سال سے آتی ہوں گی مگر انہوں نے ہر سال جلسہ پر آ کر کیا فائدہ اُٹھایا؟ عمل دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) انفرادی اور (۲) اجتماعی۔ جب تک یہ دونوں قسم کے عمل مکمل نہ ہوں تمہاری زندگی سُدھر نہیں سکتی نہ اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ انفرادی اعمال نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، چندے دینا اور سچ بولنا اِس میں کوئی ضرورت نہیں کہ بیس پچیس اور عورتیں ہوں جو تمہارے ساتھ مل کر یہ کام کریں یہ انفرادی اعمال ہیں جو ایک آدمی سے تعلق رکھتے ہیں کسی جتھے کی ضرورت نہیں۔ یہ کام ایسے ہیں کہ ان کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتیں کہ چونکہ ہمارے ساتھ اَور عورتیں شامل نہ تھیں اس لئے میں نے نماز نہیں پڑھی یا اس لئے روزہ نہیں رکھا کہ اور روزہ رکھنے والے نہ تھے۔ خدا تعالیٰ قیامت کے دن اُس آدمی کو نہیں چھوڑے گا جو کہے گا کہ نماز اِس لئے نہیں پڑھی کہ جماعت نہ تھی یا روزہ اس لئے نہیں رکھا کہ اور جماعت نہ تھی، زکوٰۃ اِس لئے نہیں دی کہ جماعت نہ تھی قیامت کے دن تم ہرگز یہ نہیں کہہ سکتیں کہ چونکہ جماعت ساتھ نہ تھی اِس لئے ہم یہ کام نہ کرسکیں اِس لئے نماز چُھٹ گئی، حج چُھٹ گیا۔ یہ انفرادی کام ہیں اِن کو ایک آدمی اپنے طور پر کرسکتا ہے خواہ اُس کے ساتھ اور کوئی لوگ ہوں یا نہ ہوں۔

دوسرے اعمال اجتماعی اعمال ہیں۔ وہ ایسے کام ہیں جو مِل کر کئے جاتے ہیں جب تک جماعت ساتھ نہ ہو وہ کام مکمل نہیں ہوسکتے مثلاً باجماعت نماز مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں گو پسندیدہ ہے لیکن مرد اگر باجماعت نماز نہیں پڑھے گا تو باوجود اس کے کہ وہ نمازیں

پڑھتا ہوگا وہ قیامت کے دن مُجرم ہوگا۔ اگر تم باجماعت نماز نہیں پڑھو گی تو اللہ تعالیٰ یہ نہیں کہے گا کہ تم مُجرم ہو اگر تم نماز باجماعت پڑھو گی تو مردوں سے اچھی ہوگی وہ دوسروں سے تمہیں زیادہ ثواب دے گا لیکن مرد اگر باجماعت نماز نہ پڑھے گا تو باوجود اِس کے کہ وہ وقت خرچ کرے گا دعا کرے گا خدا کے حضور اُسے کہا جائے گا تمہاری نماز ناقص رہ گئی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ جہنّم میں جائے گا ہوسکتا ہے کہ اُس کی دوسری نیکیاں اِس قدر ہوں کہ وہ اِس گناہ کو ڈھانپ لیں اللہ تعالیٰ کے ہاں تول ہوتا ہے نیکیوں کا مقابلہ ہوتا ہے بعض بدیاں ایسی ہیں کہ وہ اکیلی جہنّم میں لے جاتی ہیں مثلاً شرک، اللہ کا انکار، اس کے فرشتوں کا انکار، حشر نشر کا انکار، قیامت کا انکار، رسول پر ایمان نہ لانا، خدا کی کتاب کا انکار یہ ایسی بدیاں ہیں جو اکیلی جہنّم میں لے جاتی ہیں یہ بڑے بڑے پہاڑ ہیں ان کے مقابلہ میں تمہاری نیکیاں چھٹانک چھٹانک کی رہ جاتی ہیں۔

ان کے علاوہ کچھ اور بدیاں ہیں جن کا نیکیوں سے مقابلہ کیا جائے گا، وزن کیا جائے گا، سُستی سے نماز پڑھنا، چُغلی، غیبت وغیرہ، یہ ایسی بدیاں ہیں جن کا مقابلہ کیا جائے گا کسی نیکی کے زیادہ ہوجانے سے انسان جنّت میں جاسکتا ہے لیکن اگر رسول کا انکار کرے تو پھر جنت میں نہیں جاسکتا خدا تعالیٰ رحیم ہے اگر وہ چاہے تو سب گناہگاروں کو معاف کردے باقی قانون یہی ہے۔ تو ایک گناہ وہ ہیں جن کا پلڑا بھاری رہے گا دوسرے وہ جن کا نیکیوں سے مقابلہ کیا جائے گا اگر نیکیوں کی روح بڑھی ہوئی ہو تو خدا تعالیٰ جنت میں لے جائے گا اگر بدیوں کی روح بڑھی ہوئی ہو تو خدا تعالیٰ جہنّم میں لے جائے گا۔ باجماعت نماز مردوں کے لئے فرض ہے اگر مرد نہیں پڑھے گا تو اُس کا گناہ لکھا جائے گا اور اُس کا نمبر کٹ جائے گا لیکن اگر تم جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتیں تو گناہ نہیں ہوگا لیکن باجماعت نماز پڑھو گی تو ثواب ہوگا۔ اگر تم کہو کہ باجماعت نماز پڑھنے کو دل تو بہت چاہتا ہے لیکن چونکہ ہمارے ہاں کوئی جماعت نہیں اِس لئے ہم باجماعت نماز نہیں پڑھ سکتیں تو اِس کا جواب یہ ہے کہ جو کام جماعت کے ساتھ ہوتے ہیں اگر تم اُن کی نیت کرلو گی تو تمہیں اُتنا ہی ثواب ملے گا کیونکہ تمہارا دل تو چاہتا ہوگا تمہاری خطا تو نہ ہوگی سامانوں کی خطا ہوگی۔ خدا کہے گا کہ اِس کی نیت نیک تھی قصور مال میسر نہ ہونے کا ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ کسی بندے کے ساتھ جیسا سلوک کرتا ہے گویا وہ میرے ساتھ کرتا ہے، اگر اُس نے میرے بندوں کو روٹی کھلائی تو گویا اُس نے مجھے کھلائی، اگر اُس کے

لئے مکان بنایا ہے تو خدا کہے گا اُس نے میرے لئے مکان بنایا ہے اِس لئے اس کا اس سے بہتر مکان جنت میں بناؤ۔[۳] اسی طرح اولاد کی تربیت ہے یہ اجتماعی کام ہے۔ تمہیں بڑا شوق ہے کہ تمہارا بچّہ سچ بولے۔ تم رات دن اسے کہتی ہو کہ بچہ سچ بول بچہ سچ بول لیکن تم اکیلے اُسے کِس طرح سِکھا سکتی ہو تمہارا بچہ باہر کھیلنے جاتا ہے تو دوسرے کو کہتا ہے کہ بھائی! ابّا کو نہ بتانا کہ میں سکول نہیں گیا۔ تم گھر میں کہتی ہو کہ بچّہ سچ بول تو اِس کشمکش کے بعد کبھی تو تمہاری تعلیم اثر کرتی ہے، کبھی بھائی کی۔ اگر اُس بھائی کی ماں اُسے کہنے والی ہوتی کہ تو سچ بولا کر تو وہ فوراً تمہارے بچّہ کو کہہ دیتا کہ میں جھوٹ نہیں بول سکتا میری ماں نے منع کیا ہوا ہے تو تربیتِ اولاد کبھی اجتماع کے بغیر نہیں ہوسکتی۔ عورتوں کو چاہئے کہ وہ مل کر بیٹھیں اور سوچیں کہ ہمارے بچوں میں کیا کیا خرابیاں ہیں، عورتیں تدابیر کریں اور عہد کریں کہ وہ اِن کمزوریوں کو دور کریں گی اِس میں تعاون کی ضرورت ہے۔ اگر ساری عورتیں اپنے بچوں کو سچ بولنے کی ترغیب دیں گی تو کوئی بچّہ جھوٹ بولنے والا نہیں ہوگا۔ اگر پندرہ بچے کھیلنے والے ہوں گے اور ان میں سے ایک جھوٹ بولنے والا ہوگا تو پندرہ دوسرے کہیں گے کہ ہم نے جھوٹ نہیں بولنا ہماری اماں نے منع کیا ہوا ہے تو تمہارا بچّہ بھی سچ بولنے لگ جائے گا غرض یہ اجتماعی نیکیاں ہیں جو مل کر کرنے کے بغیر نہیں ہوسکتیں۔

اِسی طرح بہادری ہے اگر ہمارے بچے کمزور ہوں گے تو انہوں نے اپنی کیا اصلاح کرنی ہے اور جماعت کی کیا کرنی ہے، انہوں نے ملک کی کیا خدمت کرنی ہے اور قوم کی کیا کرنی ہے۔ بہادر آدمی کو لوگ گیند کی طرح اُچھال اُچھال کر پھینکتے ہیں لیکن وہ اپنے کاموں سے باز نہیں آتا۔ حضرت ابوذر غفاریؓ نے سنا کہ مکہ میں ایک شخص نے دعویٔ نبوت کیا ہے انہوں نے اپنے بھائی کو تحقیقات کے لئے بھیجا لیکن اُس نے واپس جا کر کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا پھر وہ خود مکہ گئے لوگوں سے دریافت کیا۔ کُفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچنے دیا یہی کہا کہ ایک شخص ہے جو اپنی سحر بیانی سے بھائی کو بھائی سے، بیوی کو خاوند سے جُدا کرتا چلا جاتا ہے لیکن یہ چُپ چاپ گلیوں میں چکر لگایا کرتے۔ حضرت علیؓ نے انہیں ایک دن دیکھا، دوسرے دن دیکھا، تیسرے دن دیکھا تو پوچھا کیا بات ہے آپ چکر لگایا کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا شاید تم بھی مجھے ٹھیک ٹھیک نہ بتلا سکو میں ایک کام کے لئے آیا ہوں حالانکہ حضرت علیؓ تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں میں سے تھے۔ حضرت علیؓ نے پوچھا اور اصرار کیا تو اُنہوں نے بتلا دیا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے وہ مسلمان ہوگئے۔ دشمنِ اسلام بڑے

دھڑلّے سے خانہ کعبہ میں گالیاں دیا کرتے تھے وہ ایک دن گالیاں دے رہے تھے تو یہ وہاں گئے اِنہوں نے کہا تم گالیاں دے رہے ہو سنو! اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ کُفّار نے پکڑ کر خوب پیٹا۔ پیٹنے کے بعد پھر پوچھا تو چونکہ دل بہادر تھا پھر کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ تو یہ اُن کی جُرأت اور بہادری تھی۔ اِتنے میں حضرت عباسؓ آ پہنچے یہ اُس وقت مسلمان تھے اُن سے کسی نے پوچھا کہ آپ بڑے ہیں یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بڑے ہیں؟ حضرت عباسؓ نے جواب دیا کہ درجے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بڑے ہیں پیدا پہلے مَیں ہوا تھا۔ تو جب یہ وہاں آئے تب حضرت ابوذرؓ کو اُن کے ہاتھوں سے چُھڑایا۔[۴] تو جب دل میں ایمان پیدا ہو جاتا ہے تو جو شخص بہادر ہوتا ہے وہ ہر جگہ اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ دین کے لئے بہادری کی ضرورت ہے اور دُنیوی کاموں کے لئے بھی بہادری کی ضرورت ہے بُزدلی ہر صورت میں بُری ہے اور بہادری ہر لحاظ سے اچھی ہے۔ اگر جاپانی گُھس آئیں تو کیا تمہارا دل یہ چاہتا ہے کہ تمہارا بیٹا کھیت میں گُھس جائے اور وہ گھروں کو لُوٹ لے جائیں؟ یا تمہارا دل یہ چاہتا ہے کہ تمہارا بیٹا دروازے میں کھڑا ہو کر بہادری سے مقابلہ کرے اور لوگ کہیں واہ بھئی نوجوان مر تو گیا لیکن اپنی عورتوں کی جان بچالی یا تمہیں یہ اچھا لگتا ہے کہ اس وقت تمہارا بیٹا گھر میں گُھس جائے اور دشمن عورتوں کی چوٹیاں پکڑ کر گھسیٹتے پھریں؟ تم کو تو وہی بچہ اچھا لگے گا جو گھر کی حفاظت میں اپنی جان تک دیدے گا۔ ایک کا ڈر دوسرے کو بھی ڈرا دیتا ہے۔ ڈر ایسی چیز ہے جو ایک سے دوسرے کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اگر تم نے اپنے بچے کے دل میں ڈر پیدا کیا ہے تو وہ بہادری کس طرح دکھائے گا اور اگر تم صرف اُس کو بہادری کی تعلیم دیتی ہو اور وہ دوسرے بچوں کو ڈرتے دیکھتا ہو تو خود بھی ڈرنے لگتا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ حنین میں گئے غزوۂ حنین میں نئے نئے مسلمان شامل تھے ذرا تیر پڑے تو وہ بھاگے جب وہ بھاگے تو سارا لشکرِ اسلام بھی بھاگ پڑا یہاں تک کہ صرف بارہ آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہ گئے۔ دوسری طرف چار ہزار آدمی تیر برسانے والے تھے۔[۵] وہ اپنی ذات میں ڈرپوک نہیں تھے، بُزدل نہیں تھے بلکہ بُزدلوں کو دیکھ کر بُزدل بن گئے تھے کوئی عورت اپنے بچے کا دل مضبوط نہیں کرسکتی جب تک کہ سارے گاؤں کی عورتیں اپنے بچوں کے دل مضبوط نہ کریں۔

اِسی طرح تعلیم کو دیکھ لو امیر سے امیر آدمی بھی اکیلا سکول کو نہیں چلا سکتا لیکن مل کر غریب

سے غریب آدمی بھی شاندار کالج تیار کر سکتے ہیں۔ یہاں سکول کا ۲۵، ۲۶ ہزار خرچ ہے یہ کوئی اکیلا امیر آدمی خرچ نہیں کر رہا بلکہ تم میں سے ہی وہ مرد ہیں جن کی چار روپے آمد ہے اور وہ پیسہ پیسہ دے رہے ہیں۔ اکٹھے کاموں کے لئے ضرورت ہؤا کرتی ہے جماعت کی، اس کے لئے یہ قانون ہم نے بنایا ہے کہ جہاں کہیں بھی احمدی عورتیں ہیں وہاں لجنہ اماء اللہ بنالیں۔ لجنہ اماء اللہ کے معنے ہیں ''اللہ کی نیک بندیوں کی انجمن۔'' لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک ہر جگہ انجمنیں قائم نہیں ہوئیں۔ جہاں لجنہ قائم ہو وہاں کی ہر عورت ممبر ہوگی اور ہر عورت یہ اقرار کرے کہ خدا کے دین کو پھیلانے کے لئے میں مر جاؤں گی، سر دے دوں گی لیکن پیچھے نہیں ہٹوں گی۔ ہفتہ میں ایک یا دو دن وقف کر دے بجائے اِس کے ہمسایہ کی غیبت کرو دین کی باتیں کرو۔ آپس میں نیک مشورے کرو۔

میں نے بارہا توجہ دلائی ہے کہ تم اپنے قومی کام کیسے کر سکتی ہو جب تمہارے پاس ہتھیار نہیں لجنہ اماء اللہ تمہارے لئے ہتھیار ہے اجتماعی کام تم کس طرح کر سکتی ہو جب تک تم مل کر کام نہیں کرتیں۔ کوشش تو یہ کرنی چاہئے کہ پانچوں نمازوں میں سے ایک نماز باجماعت ادا کرو۔ اگر تم باجماعت نماز پڑھو گی تو بہت ممکن ہے کہ تمہارا یہی ثواب تمہیں جنت میں لے جانے کا موجب ہو جائے۔ اسی طرح تم اقرار کرو کہ ہم اپنے بچوں کو کہیں گی کہ تم دلیر بنو، انہیں سچ بولنا سکھائیں گی، نماز سکھائیں گی یا اِسی طرح مثلاً یہ نیکیاں کہ اُن کے متعلق فیصلہ کرو۔ تعلیم کے لئے کوئی اُستاد رکھو کہ وہ دین سکھائے یہ سارے کام ایسے ہیں جو تم مل کر کر سکتی ہو۔ اسی طرح قرآنِ کریم کا ترجمہ ہے اکٹھی ہوئیں ایک رکوع با ترجمہ سنا دیا عورتوں کے فائدے کیلئے اخبار مصباح جاری ہے چندہ اکٹھا کر کے منگواؤ اور جلسوں میں پڑھ کر سُنا دیا کرو اِسی طرح چندہ اکٹھا کر کے کبھی بخاریؔ منگوا لی یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی کتاب منگوا لی تا تمہاری تبلیغ وسیع ہو جائے، تمہاری تعلیم وسیع ہو جائے اور اچھی اچھی باتیں دوسروں کو سنانے کا موقع مل جائے۔ اِسی طرح اخبار الفضلؔ منگوا لیا تا قادیان کے حالات تمہیں معلوم ہوتے رہیں خدا تعالیٰ نے تمہیں جماعت دی ہے جماعت سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے پس اگلے سال تک کوئی جماعت ایسی نہ رہ جائے جہاں لجنہ کا قیام نہ ہو۔ لجنہ کے لئے کام یہ ہے۔

اوّل:- تھوڑا تھوڑا ہر ایک اپنی توفیق کے مطابق چندہ دے اور چندہ جمع کر کے مصباح منگوائیں۔

دوم:- کم از کم نماز با جماعت ادا کریں۔اس کے بعد دو چار آیتوں کا ترجمہ سنا دیا۔
سوم:- لجنہ رجسٹرڈ کرالو اور مرکز سے قواعد منگوالو۔
اِس سال خصوصیت کے ساتھ یہ عملی تجاویز پیش کرتا ہوں۔
(الازہار لذوات الخمار صفحہ ۳۶۲ تا ۳۶۲۔ایڈیشن دوم)

---

۱ اِذَا جَاءَ کَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ (المنافقون: ۲)
۲ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ (بنی اسرائیل: ۱۴)
۳ مسلم کتاب البر والصلة باب فضل عيادة المريض
۴ بخاری کتاب المناقب باب قِصَّة اسلام ابی ذَرٍّ الغفاری رضی اللّٰہ عنہ